خنساء نام رکھنا

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3398

تاریخ اجراء: 24 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 27 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

خنساء نام رکھنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

"خنساء" نام رکھنا جائز بلکہ مستحسن (یعنی اچھے) ناموں میں سے ہے کہ یہ صحابیہ کا نام ہے اور حدیث پاک میں نیک لوگوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ہے۔

چنانچہ الفردوس بماثور الخطاب میں ہے: "تسموا بخیارکم" ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد 2، صفحہ 58، حدیث 2328، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "جنتی زیور" میں حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے: "حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا: یہ زمانہ جاہلیت میں بہت بڑی مرثیہ گو شاعرہ تھیں یہاں تک کہ "عکاظ" کے میلے میں ان کے خیمے پر جو سائن بورڈ لگتا تھا اس پر "ارثی العرب" (عرب کی سب سے بڑی مرثیہ گو شاعرہ) لکھا ہوتا تھا یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار خلافت میں بھی حاضر ہوئیں ان کی شاعری کا دیوان آج بھی موجود ہے اور علمائے ادب کا اتفاق ہے کہ مرثیہ کے فن میں آج تک خنساء کا مثل پیدا نہیں ہوا ان کے مفصل حالات علامہ ابو الفرج اصفہانی نے اپنی کتاب "کتاب الاغانی" میں تحریر کئے ہیں، یہ صحابیت کے شرف سے سرفراز ہیں اور بے مثال شعر گوئی کے ساتھ یہ بہت ہی بہادر بھی تھیں، محرم ۱۴ھ میں جنگ قادسیہ کے خوں ریز معرکہ میں یہ اپنے چار جوان بیٹوں کے ساتھ تشریف لے گئیں جب میدان جنگ میں لڑائی کی صفیں لگ گئیں اور بہادروں نے ہتھیار سنبھال لئے تو انہوں نے اپنے بیٹوں کے سامنے یہ تقریر کی کہ۔ (میرے پیارے بیٹو! تم اپنے ملک کو دوبھر نہ تھے نہ تم پر کوئی قحط پڑا تھا باوجود اس کے تم اپنی بوڑھی ماں کو یہاں لائے اور فارس کے آگے ڈال دیا۔ خدا کی قسم! جس طرح تم ایک ماں کی اولاد ہو اسی طرح ایک باپ کی بھی ہو میں نے

کبھی تمہارے باپ سے بد دیانتی نہیں کی نہ تمہارے ماموں کو رسوا کیا لو جاؤ آخر تک لڑو۔) "بیٹوں نے ماں کی تقریر سن کر جوش میں بھرے ہوئے ایک ساتھ دشمنوں پر حملہ کر دیا جب نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا کہ الٰہی عزوجل! تو میرے بچوں کا حافظ و ناصر ہے تو ان کی مدد فرما۔ چاروں بھائیوں نے انتہائی دلیری اور جاں بازی کے ساتھ جنگ کی یہاں تک کہ چاروں اس لڑائی میں شہید ہو گئے، امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ سے بے حد متاثر ہوئے اور ان چاروں بیٹوں کی تنخواہیں ان کی ماں حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمانے لگے۔" (جنتی زیور، صفحہ 537،538، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net